Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۶ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ ـ ۲۲ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہش ـ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۹۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۱ ماہ فتح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ۱۸ ماہ فتح ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۷۳ء) لنڈن سے ربوہ پہنچے۔ آپ کے ہمراہ جماعتِ احمدیہ انگلستان کے احباب کا پہلا گروپ بھی بذریعہ طیارہ لنڈن سے پاکستان آیا۔ دوسرا گروپ انشاء اللہ العزیز ۲۲ ماہ فتح کو ربوہ پہنچے گا۔ یہ سب احباب جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا ربوہ آنا مبارک کرے اور انہیں جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض فرمائے آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۳ء کو شام ۴ بجے انتظامات جلسہ سالانہ کا معائنہ فرمائیں گے۔ تمام کارکنان جلسہ سالانہ ساڑھے تین بجے تک دفتر جلسہ سالانہ کے احاطہ میں تشریف لے آویں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

جلسہ سالانہ کے خدائی فضلوں اور رحمتوں سے معمور مبارک ایام قریب سے قریب تر آ گئے

احبابِ ربوہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کیلئے شب و روز تیاریوں میں مصروف ہیں

انتظامات جلسہ سالانہ کے تمام شعبے پوری مستعدی سے مصروفِ عمل ہو گئے

ربوہ کی تزئین و آرائش کے لئے خصوصی اقدامات، ہر طرف چہل پہل اور گہما گہمی

ربوہ ۔ ۲۱ فتح ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کے اس نہایت مقدس و مبارک جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام اب قریب سے قریب تر آن پہنچے ہیں۔ جبکہ اکناف عالم سے فرزندانِ مسیح محمدی کو پھر آسمانی فضلوں اور رحمتوں سے مالا مال ہونے کا زرّیں موقع میسّر آئیگا اور وہ دیوانہ وار محض خدا تعالیٰ کی رضاء اور اسکے پاک رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام کو دُنیا میں بلند کرنے کی خاطر اِس مرکز خلافت میں جمع ہوں گے جہاں سے آج دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی منظم اور کامیاب و کامران مہم کی قیادت کیجا رہی ہے اور وہ یہاں سے آسمانی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو کر اور خدمتِ دین کے نئے عزائم لے کر واپس تشریف لے جائیں گے۔

اہلِ ربوہ آنے والے معزز و محترم مہمانوں کا پُرتپاک خیر مقدم اور انکی ہر ممکن خدمت کرنے کے لئے دن رات تیاریوں میں مصروف ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامی شعبے پوری مستعدی کے ساتھ سرگرم عمل ہو چکے ہیں اور ہر طرف چہل پہل اور گہما گہمی کے پُرکیف مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں اور استقبال کی تیاریاں اپنے آخری مراحل طے کر رہی ہیں۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ نے ایک ملاقات کے دوران بتایا کہ مہمانوں کے لئے کھانے اور رہائش کے انتظامات بسرعت مکمل کئے جا رہے ہیں۔ اجناس اور پرالی مہیا کر لی گئی ہے گوشت کیلئے جانور حاصل کئے جا رہے ہیں۔

تینوں لنگر خانوں میں روٹی تیار کرنے کیلئے مشینوں کی فٹنگ ہو رہی ہے۔ اس دفعہ لنگر خانہ نمبر ۳ (دارالعلوم) میں بھی سوئی گیس فراہم کیجا رہی ہے جس کیوجہ سے روٹی اور کھانے کی بروقت تیاری میں مزید آسانی اور سہولت پیدا ہو جائے گی۔

تینوں لنگر خانوں میں روٹی تیار کرنے کی چھبیس ۲۶ ایسی مشینیں نصب کی گئی ہیں جو نانبائیوں کی مدد سے روٹی تیار کرتی ہیں اور دو ایسی خودکار مشینیں ہیں جو از خود روٹی تیار کرتی ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے بتایا کہ شعبہ استقبال نے محکمہ ریلوے کے تعاون سے جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف اطراف سے سپیشل گاڑیاں چلانے کا انتظام کیا ہے۔ (جنکی تفصیل شائع ہو چکی ہے)۔ مہمانوں کی رہائش کیلئے جماعتی قیامگاہوں کے علاوہ خلافت لائبریری کے ملحقہ میدان میں چھولداریاں اور خیمے بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اس دفعہ چونکہ بیرونی ممالک سے بھی پہلی مرتبہ منظم رنگ میں احمدی احباب کے وفود جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آ رہے ہیں اسلئے ان کی رہائش اور سہولت کیلئے خصوصی انتظام کئے جا رہے ہیں۔

اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے ماتحت اخراجات جلسہ سالانہ میں ہر ممکن کفایت سے کام لیا جا رہا ہے اور ضیاع سے بچنے کے لئے کارکنوں کو خصوصی ہدایات دی گئی ہیں۔

ربوہ کی صفائی اور تزئین و آرائش کیلئے بھی خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ سڑکوں گلیوں اور مکانات کی صفائی کے علاوہ مختلف مقامات پر بڑے اہتمام کے ساتھ آٹھ دروازے بنائے جا رہے ہیں اور انہیں جھنڈیوں سے اور خوبصورت اور باموقع قطعات لکھ کر آراستہ کیا جا رہا ہے۔ سرگودھا روڈ پر فضل عمر ہسپتال کے قریب ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے بس سٹینڈ بھی زیر تعمیر ہے۔ محلہ جات کی در و دیوار(وں) پر بھی اُن کے مکینوں کی طرف سے مختلف موزوں دعائیہ و استقبالیہ فقرات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اہتمام کے ساتھ لکھے جا رہے ہیں۔ الغرض اہلِ ربوہ پوری تندہی اور ذوق و شوق کے ساتھ آنے والے مہمانوں کے استقبال کیلئے سرگرم عمل ہیں۔

تعمیر جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات نظارت اصلاح و ارشاد کے ذمے ہیں چنانچہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی عمومی نگرانی میں یہ انتظامات تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ مسجد اقصیٰ سے ملحق وسیع میدان میں حسب سابق گیلریوں کے ساتھ جلسہ گاہ زیر تعمیر ہے جسے گزشتہ سالوں کی نسبت کافی وسیع کیا جا رہا ہے۔ سٹیج کے ساتھ ایک حصہ اُن بیرونی ممالک کے احباب کے وفود کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جو دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔

زنانہ جلسہ گاہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ملحق وسیع میدان میں بنائی جا رہی ہے۔ دونوں جلسہ گاہوں کے درمیان لاؤڈ سپیکر کا رابطہ قائم ہو گا تاکہ مردانہ جلسہ گاہ کی خاص خاص تقاریر سے مستورات بھی مستفیض ہو سکیں۔

الغرض ربوہ کی مقدس بستی میں ان دنوں ہر طرف گہما گہمی اور چہل پہل کا عالم ہے اور اہلِ ربوہ کا ہر طبقہ دلی ذوق و شوق کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے استقبال اور خدمت کے لئے تیاریوں میں مصروف ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کو پہلے سے بھی بڑھ کر دینی رحمتوں اور برکتوں اور فضلوں کا مورد بنائے اور ہر لحاظ سے اسے کامیاب کرے اور اس جلسہ میں شامل ہونیوالے سب احباب روحانی برکتوں اور آسمانی نعمتوں سے وافر حصہ پائیں۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّتِ مسلمہ خیرِ اُمّت ہے اسے نوعِ انسانی کی خدمت اور بھلائی کے لئے بنایا گیا ہے

اپنی ذمّہ داریوں کو پُورا کرنے کے لئے اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو زیادہ سے زیادہ نشوونما دینے کی کوشش کرو

اپنے اوقات کو ہمیشہ معمور رکھو اور کم سے کم وقت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سالانہ اجتماع کے موقع پر خدّام احمدیّت سے ایمان افروز خطاب

۲ ماہ نبوت ۱۳۵۲ھش (مطابق ۲ نومبر ۱۹۷۳ء) کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اکتیسویں سالانہ اجتماع سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو افتتاحی خطاب فرمایا۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (صالح محمد خاں شاہد۔ رکن شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ حصّہ آیت تلاوت فرمایا:۔

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ"

اور فرمایا:۔

قرآنِ عظیم کی ایک آیہ کریمہ کے اِس ٹکڑے میں جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک یہ کہ اُمّتِ مُسلمہ خیرِ اُمّت ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اُمّتِ مسلمہ نوعِ انسانی کی خدمت اور بھلائی کیلئے بنائی گئی ہے۔ پچھلے دو خطبات جمعہ میں اصولی اور تعلیمی لحاظ سے خیرِ اُمّۃ کی جو بہت سی خیر کی صفات ہیں ان میں سے

دو بنیادی صفات

کے متعلق مَیں نے کچھ بیان کیا تھا۔

اِس اُمّت کی ایک بنیادی صفت یہ ہے کہ یہ ایک ایسی اُمّت ہے کہ جو زبردست استعدادیں اور صلاحیتیں رکھتی ہے۔ اور ان صلاحیتوں اور استعدادوں کی صحیح اور پُوری نشوونما کرکے انہیں اپنے معراج تک پہنچاتی ہے۔ اِس نقطۂ نگاہ سے خیرِ اُمّت کا ہاتھ ہمیشہ اُوپر کا ہاتھ، دینے والا ہاتھ، خدمت کرنے والا ہاتھ۔ احسان کرنے والا ہاتھ ہوگا۔ احسان لینے والا یا مانگنے والا یا دُوسروں پہ انحصار کرنے والا یا غیر اللہ کی احتیاج دل میں رکھنے والا نہیں ہوگا۔

اور خیرِ اُمّت کی دُوسری بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ "امین" ہے۔ یعنی قرآنی تعلیم کو سمجھتی اور اس پہ عمل کرتی اور اسے دوسروں کو سمجھاتی اور اس عظیم تعلیم اور ہدایت اور شریعت پر دُنیا کو عمل کروانے کی کوشش کرتی ہے۔

خدّام الاحمدیہ

بڑی ذمہ داریوں کی حامل ہماری ایک مجلس ہے۔ نوجوان نسل جس نے اِس رنگ میں تربیت حاصل کرنی ہے کہ وہ بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں اور بڑھتے ہوئے بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتی ہو۔

انسانی جسم پر بنیادی طور پہ دو قسم کے بوجھ پڑتے ہیں۔ ایک وہ بوجھ ہے جو براہِ راست اُسکے جسمانی اور ذہنی قویٰ پہ پڑتا ہے اور ایک وہ بوجھ ہے جو بالواسطہ اُسکے جسمانی اور ذہنی قویٰ پہ پڑتا ہے۔ اِس کیلئے جو تربیت جماعت اپنے اِن پیارے بچّوں کو دینا چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے جسمانی قویٰ اپنی نشوونما کے کمال کو اِس رنگ میں پہنچائیں کہ دُوسری ذمہ داریاں اٹھانے کے بوجھ کو وہ برداشت کرسکیں۔ ان میں سے ایک طریق جو ماضی قریب میں جاری کیا گیا ہے وہ سائیکل کا استعمال ہے۔ مَیں نے جب ابتداءً یہ تحریک کی تو مختصراً یہ اشارہ کیا تھا کہ اپنی صحتوں کو برقرار رکھنے کے لئے سائیکل کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ آج کی سائنس اور علمی تحقیق نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ سائیکل چلانے سے عام صحت بھی اچھی ہوتی ہے اور انسانی جسم کو دِل کی بیماریوں سے کافی حد تک حفاظت مِل جاتی ہے۔ اِس وقت بعض عمر رسیدہ سائنسدان یا ڈاکٹر جن کو دِل کی تکلیف تھی۔ وہ سائیکل چلاتے ہیں تاکہ دوائی کے علاوہ سائیکل کا چلانا اُن کے دل کی بیماریوں کو دُور کرنے کا باعث بنے۔ سائیکل چلانے میں صرف یہی فائدہ نہیں اور بھی ہزاروں فوائد ہیں۔ مثلاً آپ میں سے بہتوں کو اپنے گھر کے کام کاج کیلئے یا خریداری کے لئے بازار جانا پڑتا ہے۔ اگر آپ کے پاس سائیکل ہو تو آپ اپنا بہت سا قیمتی وقت بچا سکیں گے۔ اور وہ بشارت آپ کے وجود میں بھی پُوری ہوگی جو مہدئ معہود کو اِن الفاظ میں دی گئی تھی کہ "تُو ایک شیخ (بزرگ) مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا"۔ پس ہمیں خاص طور پر اپنے اوقات کو معمور رکھنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور دوسرے کم سے کم وقت میں

زیادہ سے زیادہ فائدہ

حاصل کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ وہ برکات ہمارے وجود میں بھی پوری ہوں۔

دیہاتی جماعتوں میں سے بعض نے اِس طرف بڑی توجہ کی اور بعض نے اتنی توجہ نہیں کی۔ مَیں بہت ہی خوش ہوں کہ جھنگ کے ہمسایہ ضلع (یعنی سرگودھا) نے اِس سکیم پر اُس سے زیادہ عمل کیا جتنا بہت سے دُوسروں نے کیا ہے اور بہت سے فوائد اِس منصوبہ کے اُن کے یا دوسرے افسروں کے سامنے آئے جن کی طرف اُنہیں پہلے توجہ نہیں تھی اور قریباً ہر گاؤں میں سرگودھا کا احمدی جوان سائیکل سوار پہنچا ہے۔ یہ ابھی ابتداء ہے۔ ابھی آپکو تربیت دی جارہی ہے اور ہم پہلے مرحلے میں سے گذر رہے ہیں اور اگر ربوہ کے سائیکل اُسی طرح اِس اجتماع میں شامل سمجھے جائیں جس طرح کہ ربوہ کے خدام اِس اجتماع میں شامل سمجھے جاتے ہیں۔ تو اِس اجتماع میں شامل ہونے والے سائیکلوں کی تعداد ایک ہزار سے کہیں بڑھ جاتی ہے۔ (باہر سے آنے والے

سائیکل سواروں کی تعداد

جو اس وقت تک علم میں آئی ہے وہ تو چھ سو باسٹھ ہے لیکن کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے نام ابھی تک رجسٹر نہیں کروائے اور توقع ہے کہ کچھ آج پہنچیں گے۔ ان میں سے وہ ہیں جو کراچی سے سائیکل پہ قریباً ۹۰ اور ۱۰۰ میل روزانہ طے کرکے

لئے۔ اور کچھ وہ ہیں جو تھر پارکر یا سندھ سے (جو کہ قریباً کراچی جتنا فاصلہ ہے۔ میرے خیال میں تیس چالیس میل کا فرق ہوگا) وہاں سے آئے اور بڑی تیزی سے انہوں نے سفر کیا۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے۔ ایک گروپ کو وہاں کی جماعت نے ہدایت کی کہ تم دن کو سفر کرنا رات کو نہ کرنا۔ اور دوسروں کو یہ ہدایت نہیں تھی۔ کراچی والوں نے دن کو سفر کیا۔ تھر پارکر والوں نے اکثر رات کو سفر کیا۔ دونوں وقتوں کے سفروں کے حالات ہمیں معلوم ہوئے کیونکہ ہر دو کو جب وہ یہاں پہنچے میں نے کہا تھا کہ ایک مختصر سی رپورٹ اپنے سارے احوال کے متعلق مجھے دو دن کے اندر لکھ کر دو۔ انہوں نے دونوں مجلد رپورٹیں مجھے جمعرات کو پہنچا دی تھیں وہ بڑی دلچسپ ہیں میں نے پڑھی ہیں۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مجھ سے لے لیں اور اپنی فائل میں رکھیں
کچھ صاحب وہاں سے خدام سائیکلوں پر آئے اسی طرح دوسرے ضلعوں سے بھی آئے
تھر پارکر کے علاوہ کہ ان کی ٹیم میں اکثر دیہاتی سائیکل سوار تھے۔ سوائے دو ایک افراد کے جو حیدرآباد سے ان کے ساتھ ملے ہیں۔ لیکن عملاً فائدہ اس کا دیہاتیوں کو شاید اس سے زیادہ ہو جتنا شہریوں کو ہے ایک تو شہر میں سڑکیں اچھی ہیں۔ اور ویسے بھی سائیکل کے استعمال کی پرانی عادت ہے

میں اپنے دیہاتی بچوں سے کہتا ہوں

کہ یہ جو آپ اڈہ پر بس کے انتظار میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک گھنٹہ بھر انتظار کرتے ہیں۔ پھر بس آتی ہے اور بعض دفعہ اتنی بھری ہوتی ہے کہ آپ سوار نہیں ہو سکتے اور اس طرح آپ کا وقت ضائع ہوتا ہے اور ابھی میں نے بتایا ہے کہ ایک احمدی کا وقت ضائع ہونے سے بچنا چاہیئے یعنی وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ ہونے دے اگر اس کے پاس سائیکل ہو تو وہ اپنے نفس کا حق بھی ادا کر سکے گا یعنی اس کی ورزش بھی ہو جائے گی اور کام بھی جلد ہو جائیگا میرے اندازے کے مطابق اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ ہر گاؤں سے بیس یا پچیس میل کے اندر اندر کوئی نہ کوئی بڑا قصبہ ہے جہاں ایک دیہاتی کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض ایسی ضروریات ہیں جو صرف تحصیل کے ہیڈ کوارٹر سے پوری ہوتی ہیں مثلاً قانونی ضروریات یا مقدمات کی ضروریات یا زمیندارہ وغیرہ کی ضروریات ہیں لیکن عام ضروریات پندرہ یا بیس میل کے فاصلوں سے پوری ہو سکتی ہیں اس لئے آپ بسوں کا انتظار کیوں کرتے ہیں اپنا وقت بچائیں۔ ورزش کریں صحتمند ہو جائیں اور آپ سائیکل سواری کریں۔ میں نے بتایا تھا اور آج دہراتا ہوں کہ مجھے بڑی جلدی ایک لاکھ احمدی سائیکل چاہیئے احمدی سائیکل وہ ہے جسے احمدی چلاتا ہو۔ اور ایک لاکھ ایسا احمدی سائیکل چاہیئے جسے قریباً سو میل روزانہ چلنے کی عادت ہو میں نے بتایا تھا کہ اگر

ایک لاکھ سائیکل

ہو اور سو میل روزانہ چلے تو ایک دن میں ہمارا احمدی ایک کروڑ میل کا سفر کرتا ہوگا اور یہ بڑی حرکت ہے اور حرکت میں بڑی برکت ہے۔ اور اب جو ہم نے تجربہ کیا تو ہر شخص نے اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ پسندیدگی کی نگاہ سے اسے دیکھا۔ اور سب ہی بہت خوش ہوئے۔ ان کو غصہ نہیں آیا بلکہ حیرت ہوئی اور ہمت کی بہت داد دی۔ یہ ایک اچھا اثر آپ نے چھوڑا اس کے بہت سے اور بھی اثرات ہیں یہ کام آنے والی چیز ہے۔ اگر جماعت اور خدام الاحمدیہ کوشش کریں تو سات سال کے اندر اندر ایک لاکھ احمدی سائیکل ہو جائے۔ یہ بڑا ضروری ہے۔ اسلئے بھی کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو میں آپ لوگوں کے سامنے ایک بڑا منصوبہ پیش کرنے والا ہوں اسکے لئے بھی تیاری کر رہا ہوں اور آپ کے ذہنوں کو بھی اسکے لئے تیار کر رہا ہوں۔ پس یہ جسمانی قوت کو مضبوط کرنے کیلئے ایک پروگرام ہے۔

ہلاکو خان اور چنگیز خان

جو دنیا فتح کرنے کے لئے اپنے ملک سے نکلے تھے اور ایک دنیا کو انہوں نے فتح کیا تھا ان کے پاس ایسے گھڑ سوار تھے جن کو سات سات آٹھ آٹھ سو میل تک گھوڑے سے اترنے کی اجازت نہیں تھی انہوں نے قاصدوں کی ایسی ٹیمیں بنا رکھی تھیں جنہوں نے جلدی خبریں پہنچانی ہوتی تھیں۔ وہ ایک گھوڑے سے چھلانگ لگا کر دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جاتے تھے۔ کیونکہ ایک گھوڑا اتنا لمبا فاصلہ بیک وقت طے نہیں کر سکتا اور گھوڑے پہ ہی ان کو کھانا ملتا تھا۔ ان کو اترنے کی اجازت نہیں تھی اور پیشاب وغیرہ بھی وہ گھوڑے پر ہی کر دیتے تھے۔ اور اس کام کو اتنی اہمیت دی گئی تھی کہ اگر کسی قاصد کا گھوڑا تھک کر گر جاتا اور مر جاتا تھا تو اگر وہاں کوئی جرنیل کھڑا ہوتا تو اسے حکم تھا کہ قاصد کا حکم مانے اور اپنا گھوڑا اسے پیش کر دے کیونکہ وقت بچانے کا گر انہوں نے مسلمانوں سے سیکھا تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمان کر دیا اور یہ برکت بھی انہیں مل گئی۔ لیکن بڑے بڑے علماء انہوں نے اپنے درباروں میں رکھے ہوئے تھے ان سے وہ یہ باتیں سیکھتے تھے اور چونکہ وہ اسلام نہیں لائے تھے اسلئے بعض حرام چیزیں کھا جاتے تھے۔ مثلاً خون حرام ہے۔ لیکن قاصدوں کو یہ حکم تھا کہ اگر تمہیں پیاس لگے۔ اور اتنی پیاس ہو کہ تم صبر نہ کر سکو تو اس صورت میں ایک خاص قسم کا سوا خدا رکھا ہوگا ان کے پاس ہوتا تھا اور گھوڑے کی گردن کی ایک خاص رگ ان کو بتائی جاتی تھی اور حکم تھا کہ اس کے اندر سوا ڈالو اور سرپٹ دوڑتے گھوڑے کا دو چھٹانک یا ایک پاؤ خون پی کر اپنی پیاس بجھا لو اور اپنی طاقت کو قائم رکھو ہمیں جائز ذرائع استعمال کرنے ہوں گے لیکن میری غیرت تو یہ برداشت نہیں کرتی کیا آپ کی غیرت یہ برداشت کرے گی کہ چنگیز خان کا قاصد اتنا قوی اور مضبوط ہو کہ اس قسم کے کام کرے اور ایک احمدی نوجوان کہے کہ میں نہیں کر سکتا۔ اسلئے ہماری

غیرت کا تقاضا

یہ ہے کہ اسلام سے باہر دنیا میں جتنی ترقی کرنے والی اقوام نے اسلام کی باتیں سیکھ کر اپنے نفوس کو سختیوں کے برداشت کرنے کا اور اپنے "ڈولوں" کو مضبوط بنا کر سختیاں جھیلنے کی عادت ڈالی ہے وہ ہم میں نہ ہو۔ یہ ہماری غیرت برداشت نہیں کرتی۔ پس زیادہ سے زیادہ سات سال ہیں۔ ویسے تو آپ تین سال میں بھی کر سکتے ہیں لیکن بعض مشکلات ہیں مثلاً خرچ کے لحاظ سے آج کل سائیکل مہنگا ہو گیا ہے چار سو روپے سے اوپر ایک سائیکل کی قیمت ہے۔ ایک لاکھ سائیکل کا مطلب ہوا چار کروڑ روپے۔ ایک وقت میں جماعت یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ درست ہے۔ لیکن آپ نیت کر لیں کہ جس وقت بھی خدا نے آپ کو توفیق دی آپ سائیکل خرید لیں گے تو سائیکل خریدنے کا ثواب اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کے مطابق ابھی سے ملنا شروع ہو جائے گا۔ دوسرے اس لئے کہ قرآن کریم نے ایک مسلمان کو جس میں نفاق کا کوئی شائبہ نہیں یہ حکم دیا ہے کہ اگر تمہاری نیت کسی مقصد کے حصول کی ہے تو اس کے لئے جس قسم کی تیاری چاہیئے وہ تم کرو۔ منافق کے متعلق کہا لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً کہ اگر میدان جہاد میں جانے کا ان کا ارادہ ہوتا تو وہ اس کے لئے تیاری کرتے۔ ان کا جہاد کے لئے تیاری نہ کرنا ان کا اُس وقت کے لحاظ سے تیر کمان نہ خریدنا۔ تلوار ان کے پاس نہ ہو تو تلوار چلانے کی مشق نہ کرنا۔ تیر چلانے کی مشق نہ کرنا۔ اپنے نشانوں کو درست نہ کرنا اپنے پٹھوں کو مضبوط کرنے کی کوشش نہ کرنا اور پھر کہنا کہ دیکھیں نیت تو جہاد میں شامل ہونے کی بہت تھی۔ لیکن دیکھیں نا! ہماری بیوی بیمار ہے۔ ہمارے بچے کو کھانسی ہو گئی ہے۔ اسلئے ہم جہاد کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں جا سکتے۔ یہ ماننے والی بات نہیں۔ اگر تمہاری تیاری ہوتی اور پھر تمہارا عذر سچا ہوتا تو تمہارا عذر سنا جاتا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمہارے عذر کو قبول کر لیتے اور اللہ تعالیٰ بھی اس عذر کو قبول کر لیتا۔

پس مسلمان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جن مقاصد کے حصول کا تم ارادہ اور عزم رکھتے ہو اُن مقاصد کے حصول کے لئے جس قسم کی تیاری کی ضرورت ہے وہ تمہیں کرنا پڑے گی۔ ورنہ خدا کے نزدیک تم جھوٹے اور دروغ گو اور کذاب ٹھہرو گے۔

ہمارا مقصد

اس دنیا پر اُن کے دل جیت کر غالب آنا ہے کہ جو دنیا آج دنیاوی لحاظ سے اتنی ترقی کر گئی ہے کہ دنیا کی ساری دولتیں انہوں نے اپنے خزانوں میں سمیٹ لیں مگر ہم ان دونوں حالتوں سے خائف نہیں ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس دنیا میں اس حقیقت پر اور اس یقین کے ساتھ آنکھ کھولی ہے کہ تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی خزانے دینے والا اور وہی دولت چھیننے والا ہے۔ آخر تاریخ انسانی واقعات سے بھری ہوئی پڑی ہے۔ ایک قوم کو ایک وقت میں اللہ تعالیٰ نے اتنے خزانے دئے کہ وہ ان سے گنے نہیں جاتے تھے اور دوسرے وقت میں وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے۔

ہمارے اپنے ملک میں مغل بادشاہوں کے متعلق میں نے کئی جگہ پڑھا ہے کہ ایک وقت میں وہ حاکم تھے اور اُن کے پاس اتنی دولت تھی کہ جب ان کی سخاوت جوش میں آتی تھی تو وہ اپنے سرداروں میں ایک ایک وقت میں دس دس بیس بیس لاکھ روپیہ ایک ایک میں سو سو اُمراء اور درباریوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ لیکن کچھ اور گناہ تھے کچھ اور غلطیاں تھیں جو اُن سے سرزد ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کی گرفت نے اُن کو اُن کی غلطیوں کی وجہ سے پکڑا اور دوسروں کے عبرت کا سامان پیدا کرنے کے لئے اُن کو یہ سزا ملی کہ ان کی اولاد میں سے اُن کی پوتیوں یا پڑپوتیوں پر ایسا وقت آیا کہ انہیں دیکھنے والوں نے گلیوں میں بھیک مانگتے دیکھا۔ پس یہ تو درست ہے کہ غیر اسلامی دنیا نے آج دنیا کی دولتیں سمیٹ لیں مگر ایک احمدی دل کو یہ دولتیں خائف نہیں کر سکتیں کیونکہ

احمدی کا دل

اس یقین سے معمور ہے کہ تمام خزانوں کا مالک خدا کی ذات ہے اور جسے خدا مل جائے اُس نے ان خزانوں کو لے کر کیا کرنا اور تمہیں تو خدا کہتا ہے کہ میرے لئے قربانیاں دو۔ میرے پیار اور میری رضا کی جنتوں کو تم پا لو گے۔ اس آواز کے بعد کسی احمدی کو دنیا کے خزانوں سے کیا تعلق۔ اُس کو کیا حرص اور کیا خواہش دنیا کے خزانوں کی؟ ان لوگوں نے دن رات ایک کر کے نہایت سخت محنت کر کے۔ اپنے شہروں اور وطنوں کو چھوڑ کر رضاکارانہ طور پر جنگلوں میں جا کر اور اپنی قوم کی خاطر قربانیاں دے کر یہ دولتیں جمع کی ہیں۔ یہ نہیں کہ گھر بیٹھے آسمان سے یہ دولتیں گر پڑیں۔ میں نے آئس لینڈ اور گرین لینڈ کے متعلق دو تین بڑی دلچسپ کتابیں پڑھی ہیں۔ وہاں اُن کے پاس سمندری جانوروں کی کھالیں تھیں جن سے وہ اپنے خیمے بنایا کرتے تھے اور بڑی محنت سے زندگی کے دن گذار رہے تھے۔ پھر یہ لوگ وہاں پہنچے بالکل ایسی جگہ جہاں بالکل وحشیوں والی زندگی تھی برف کے تودوں کے اندر وہ اپنے گھر بنا کر رہتے تھے کیونکہ سال میں ایک ایسا وقت آتا تھا کہ کھالوں کے خیمے بھی کام نہیں دیتے تھے۔ بڑی مشقت سے وہ سمندری جانوروں کا شکار کر کے کھانے کا انتظام کرتے تھے اور ان کی چربی اپنے جسموں پر ملتے تھے۔ یہ عیش پرست لوگ اُن کی دولت سمیٹنے کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑ کر اُن کے پاس گئے اور ایک ایک سگریٹ دے کر ایک ایک کھال اُن سے لی اور وہ جنہوں نے شراب کا نام نہیں سنا تھا اُن کو شراب کا عادی بنا دیا اور ان کی ساری دولت سمیٹ کر لے آئے۔ دنیا کی دولت اکٹھی کرنے کی خاطر انہوں نے یہ قربانیاں دیں۔ کیا خدا کو پانے کے لئے ہم اس سے زیادہ قربانیاں نہیں دیں گے؟ انشاء اللہ ضرور دیں گے۔ پس اپنے آپ کو "القوی" بنانے کے لئے اپنی

جسمانی قوتوں کی نشوونما

کو عروج تک پہنچاؤ۔ یہ ٹھیک ہے کہ خدا تعالیٰ نے بعض کو جسمانی قویٰ کو بڑھانے اور نشوونما دینے کی استعداد کم دی ہے اور کسی کو یہ استعداد زیادہ ملی ہے لیکن جتنا کسی کو دیا اُس سے متعلق خدا کہتا ہے کہ یہ میری عطا ہے تو ناشکرا بندہ نہ بن اور میری اس عطاء سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اُسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب اُن کی نشوونما کامل ہو اگر کامل نہیں تو پورا فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک جسم مضبوط نہ ہو اُس وقت تک وہ مذہبی قربانیاں نہیں دی جا سکتیں جن کا

آج اسلام مطالبہ کر رہا ہے

میں نے بڑا غور کیا اور میں اپنے اُس مسلمان بزرگ کی قوت کو دیکھ کر بڑا حیران ہوں۔ شروع میں چند ہزار مسلمان سپاہی حکومتِ کسریٰ کی حرکتوں کے نتیجہ میں مجبور ہوئے کہ وہ جنگ لڑیں۔ اُس حکومت اور سلطنت سے جو دنیا کی سب سے بڑی دو طاقتوں میں سے ایک تھی اور فوجوں کا بہت فرق تھا کہ ایک ایک دن کی دو دو دن کی لڑائی ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی لیکن فوجوں کا اتنا فرق تھا کہ ایک مسلمان سپاہی صبح سے لیکر جب جنگ شروع ہوتی۔ دست بدست جنگ تلوار کی جنگ، تو صبح سے لیکر شام تک تلوار چلانی پڑتی لیکن کسریٰ کی فوجیں تعداد میں اتنی زیادہ تھیں کہ ہر گھنٹے دو گھنٹے کے بعد لڑنے والی اگلی صف پیچھے ہٹ جاتی اور ایک تازہ دم فوج اگلی فوج کے مقابلہ میں جو اب تازہ دم نہیں رہی تھی آ کھڑی ہوتی اسی طرح وہ اپنی صفیں بدلتے رہتے اور یہ مسلمان صبح سے لیکر شام تک تلوار چلاتے۔ تم کبھی اکی لیکر گھماؤ تو دس منٹ گھما سکتے ہو یا پندرہ منٹ یا بیس منٹ تم تھک جاؤ گے لیکن وہ جنہوں نے خدا کی خاطر صبح سے لیکر شام تک تلوار چلائی اُس نے خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق کتنی محنت کی تھی اور زندگی بھر اپنے ان بازوؤں کو مضبوط اور طاقتور بنانے کے لئے کی ہو گی؟ تاریخ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ان لوگوں کو اپنی قوتوں کی نشوونما کا اتنا شوق پیدا ہو گیا تھا کہ بارہ بارہ سال کے بچے بھائی کے سر پر سیب رکھ کر تیر سے اُس کا نشانہ لیتے تھے اپنے نشانہ پر اتنا اعتماد تھا اور اتنی مشق تھی "فانوسایہ"۔ محنت انہوں نے نشانہ سیکھنے پر اور اپنے ہاتھ سے تیر بنانے پر خرچ کی۔ وہ اپنے ہاتھ سے اپنا اسلحہ بناتے تھے۔ کوئی امریکن کارخانہ تو انہیں سامانِ حرب سپلائی نہیں کرتا تھا۔ طرح اس لڑائی میں انہوں نے اسرائیل کو سامانِ جنگ دے زیادہ مسلمان تو آپ ہی اپنے ہاتھوں کمانیں بناتے اور تیر تیار کرتے تھے اور بھائی کے سر پر سیب رکھ کر اس کا نشانہ کرتے تھے۔ میں نے کہا ہے کہ تم اپنے پاس غلیل رکھو تا تازہ گرفت کی مشق کر سکو۔ میں ایک دوسری مثال آپ کو بتاتا ہوں۔ ہمارے ایک احمدی سندھ میں رہتے تھے اب تو وہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور سندھ سے آ بھی گئے ہیں۔ غالباً ۱۹۵۱ء کی بات ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے زمینوں کے ہی کسی کام کے لئے مجھے وہاں بلوایا کہ چند دن رکو اور یہ کام کر دو۔ ایک دن میں شام کو ڈیرے کے باہر کھڑا ہوا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ شخص گھوڑے پر آئے انہوں نے چار یا پانچ بھٹ تیتر ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ میں حضرت صاحب کے لئے شکار کر کے لایا ہوں۔ میں نے کہا آپ کے پاس بندوق تو ہے نہیں۔ آپ نے یہ مارے کس چیز سے ہیں؟ جیب میں سے غلیل نکال کر کہنے لگے اس چیز سے مارے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیسے مارے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ جہاں وہ بھٹ تیتر بیٹھا ہوا دیکھتے تھے اُس کے قریب اپنا گھوڑا لے جاتے تھے۔ یہ ایک ایسا جانور ہے جو عموماً ریتلی زمین پر بیٹھتا ہے۔ بھٹ تیتر کی کئی قسمیں ہیں۔ سندھ میں دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو امپریل کہتے ہیں جو سائز میں بڑا ہوتا ہے اور اس کی گردن میں بڑی خوبصورت کنٹھی ہوتی ہے۔ ایک چھوٹا ہوتا ہے۔ وہ ہماری سندھ کی زمینوں میں کافی ہوتا ہے۔ اُس وقت میں نے بھی شکار کیا تھا۔ لیکن بندوق سے غلیل سے نہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ جہاں انہوں نے دیکھا کہ چھوٹے بھٹ تیتر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ اپنی گھوڑی اُس کے قریب لے جاتے تھے۔ اور عام طور پر یہ جانور گھڑ سوار سے نہیں ڈرتے۔ جب بالکل قریب پہنچ جاتے تھے تو اپنا گھوڑا اس کے پیچھے دوڑاتے تھے۔ نیچے گھوڑا دوڑ رہا ہے اوپر بھٹ تیتر پرواز کر رہا ہے۔ اور یہ دوڑتے ہوئے گھوڑے سے اڑتے ہوئے بھٹ تیتر کو غلیل کے نشانے سے گرا لیتے تھے۔ ایسا اچھا نشانہ تھا۔ مثال میں نے اس لئے دی ہے کہ کہا تو میں نے یہ ہے کہ تم غلیل رکھو۔ کیونکہ

الامام جُنّة یُقتل من ورائہ

ایک مسلمان کو امام کی ڈھال کے نیچے لڑنا پڑتا ہے اور مصلحتیں نہیں پوچھی جاتیں اس لئے مصلحت نہ پوچھو۔ لیکن اگر چاہو تو تمہیں غلیل سے بھٹ تیتر کا شکار بھی مل سکتا ہے۔ امریکہ میں اس وقت ہرنوں اور ریچھوں کا شکار تیر کمان سے کیا جا رہا ہے اور جو تیر کمان کا بادشاہ تھا یعنی مسلمان وہ اس ہنر کو بھول چکا۔ حالانکہ آج دنیا پھر اسی طرف آ رہی ہے۔ میں نے گھڑ سواری کا کہا ہے اس میں بھی اچھی ترقی ہے لیکن ایک ہزار گھوڑے یہاں آنے کی ابھی ہم امید نہیں رکھتے کیونکہ اس پر خرچ زیادہ ہوتا ہے اور "بیکو" والے یا رستم اور سہراب والے گھوڑے نہیں بناتے ورنہ تو بہت سارے گھوڑے جلدی مل جائیں کیونکہ گھوڑیاں پالنا پھر ان کے بچے ہونا پھر بچے بڑے ہونے میں تین چار سال کا انتظار کرنا پڑتا ہے بہرحال اس کو وقت لگے گا۔ لیکن تسلی بخش طریقہ پر وہ کام بھی چل رہا ہے۔ کسی دن آپ کے ساتھ یہ مقابلہ بھی ہو جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں گھوڑے زیادہ آتے ہیں یا سائیکل زیادہ آتے ہیں۔ تو جو سائیکلسٹ ہیں وہ اس مقابلہ کے لئے بھی تیاری کریں۔ یورپ کے اس دورہ میں یہ سوال کیا گیا کہ آپ نے جس ملک میں ایک مسجد بنائی اور مشن ہاؤس بنایا اور جو باتیں آپ کر رہے ہیں بڑی اچھی ہیں اور ہمارے ملک کے عوام کے سامنے پیش ہونی چاہئیں لیکن اتنی چھوٹی سی کوشش سے اتنے بڑے نتائج کیسے نکلیں گے نتائج تو اللہ تعالیٰ نکالتا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے واقف نہیں لیکن میں نے انہیں ایک بات کہی اور آپ کو بھی اسے بتا رہا ہوں کہ آپ اس کے لئے تیار رہیں۔ میں نے کہا بات یہ ہے کہ یہ

ہمارے مشن ہاؤس

دراصل ہماری (Observation Posts) یعنی دیکھ بھال کی چوکیاں ہیں۔ یہاں سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمہارے ملک میں کس قسم کی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور اُس سے ہمیں بڑا فائدہ ہے کیونکہ تمہاری ذہنیت اور تمہارا رجحان کس طرح بدل رہا ہے، کدھر جا رہا ہے، کس طرح تم عیسائیت کو دل سے چھوڑ رہے ہو۔ اور دہریت کو تم پسند نہیں کر رہے یہ جو ایک VACUUM (ویکیوم) یعنی خلا پیدا ہو رہا ہے۔ یہ حالت ہمارے علم میں آ رہی ہے۔ جس وقت جماعت احمدیہ کو یہ پتہ لگا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی جگہ پر اس طرح جھنجھوڑا ہے کہ تمہارے درخت، گندگی اور دہریت اور شرک کی زمین سے اکھیڑ کر اسلام کے باغ میں لگائے جا سکتے ہیں اس وقت میں ایک ہزار احمدی کو کہوں گا کہ تمہارے ملک میں آ جائے۔ وہ آ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہزار احمدی تو آئے گا۔ مجھے یقین ہے اور یقین کی بنا پر ہی میں نے کہا۔ لیکن

میری یہ خواہش ہے

کہ اگر کبھی یہ آواز امام وقت کو دینی پڑے تو ایک آدمی بھی پیچھے نہ رہے بلکہ سب میدان میں آ جائیں۔ میں نے جیسا کہ ابھی بتایا اور اپنے خطبہ میں بھی یہ کہا تھا کہ امت مسلمہ اگر صحیح معنوں میں امت مسلمہ بننا چاہتی ہے تو ان کو دوسروں کی امداد سے چھٹکارا حاصل پڑے گا۔ کیونکہ ہمارے خدا، ہمارے محبوب اور پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن نے یہی کہا ہے یہ تو ایک اصولی تعلیم ہے لیکن تمہیں میں یہ کہوں گا کہ تمہیں خدا نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ تم دنیا کے دل اسلام کے لئے جیتو اور تمام نوع انسان کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا جمع کرو۔ تم اپنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما کو اپنے کمال تک پہنچاؤ۔

اب ہمارے کالج میں ایم ایس سی فزکس کا نتیجہ بہت اچھا نکلا ہے۔ اور ہمارے یہاں کے ایک نوجوان بچے نے یونیورسٹی کا ریکارڈ توڑا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ (واللہ اعلم بالصواب) اس موقع پر بعض لوگ بڑے گھبرائے بعض چالاکیاں بھی انہوں نے کیں: لیکن اس بات میں تو وہ کامیاب نہیں ہوئے کہ اس کو نمبر کم کر کے پیچھے ڈال دیں لیکن انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ دس نمبر GRACE MARKS (گریس مارکس) کی بجائے دئیے گئے اور جب ہمارے بچے کے نمبر سامنے آئے تو انہوں نے سوچا کہ اگر اس کو عام قاعدہ کے مطابق یہ نمبر مل گئے تو یہ ایک ایسا ریکارڈ قائم ہو گا جو بعد میں کبھی ٹوٹے گا ہی نہیں۔ اس لئے انہوں نے بیچارے دوسروں کو نقصان پہنچا کر اس کو وہ نمبر نہیں دئیے۔ پھر بھی ریکارڈ تو اس نے توڑ ہی دیا مگر جو چیز انہوں نے سوچی نہیں وہ یہ ہے کہ انہیں کس نے یہ یقین دلایا ہے کہ بعد میں آنے والا نوجوان جو اس ریکارڈ کو توڑے گا وہ ربوہ کا احمدی نہیں ہوگا! انشاء اللہ وہ ربوہ کا ہی ہوگا۔

تم نے سب سے آگے نکلنا ہے!

نکلنا ہے!! نکلنا ہے!!! اور اس کے لئے تمہیں تیاری کرنا ہوگی ورنہ خدا تعالیٰ تمہیں منافق کہے گا۔ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً میں خدا نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص میری آواز پر لبیک کہتا ہے لیکن اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوتا جن کا میں مطالبہ کرتا ہوں وہ میری نگاہ میں منافق بن جاتا ہے کیونکہ مومن وہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کے حصول کا ارادہ کر اور عزم کرلے تو اس کے حصول کے لئے جس قسم کی اور جتنی قربانی دینی پڑے اور تیاری کرنی پڑے وہ کرتا ہے۔ اور پھر وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوتا ہے کامیاب تو اللہ کے فضل سے ہوتا ہے لیکن اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں چھوڑتا اس لئے ہم نے کہا کہ آپ سائیکل لیں۔ اور میں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ سات سال تک انتہا ہے لیکن اگر ہو سکے اور جماعت ہمت کرے اور خصوصاً جماعت کے دیہاتی احمدی کوشش کریں تو تین چار سال میں

ایک لاکھ سائیکل سوار

بن جائیں گے۔ بہت سے فائدے ہوں گے صحت اچھی ہوگی۔ وقت بچے گا۔ کھیتوں میں برکت ہوگی مال زیادہ ہوگا۔ مال میں برکت ہوگی۔ اور پھر اولاد میں بھی برکت ہوگی صحت مند قوم بن جاؤ پھر دیکھو دُنیا تمہیں اپنا حقیقی اور سچا خادم اور غمخوار سمجھنے لگے گی۔ ہم خادم کی حیثیت سے پیدا ہوئے اور خادم کے مقام پر کھڑے رہنا ہماری زندگی کا معراج ہے۔ جتنا ہم بڑھیں گے۔ جتنا ہم طاقتور ہوں گے جتنا ہم علم میں ترقی کریں گے جتنا ہماری فراست کا نور آسمان کی بلندیوں کو چھوئے گا اتنا ہی وہ جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتا ہے ہمیں پہلے سے زیادہ اپنا دوست پائے گا۔ اپنا خادم اور ہمدرد پائے گا۔ پس آگے بڑھنا ہے اور ساری دُنیا سے آگے نکلنا ہے۔ پاکستان تو بہت پیچھے ہے پاکستان نے تو اس طرف توجہ نہیں کی لیکن احمدی (اور میرا یہ پیغام دُنیا بھر کے احمدیوں کو ہے کیونکہ خدام الاحمدیہ بین الاقوامی خدمت پر مامور ہیں)

دُنیا کے احمدی کو میں کہتا ہوں

کہ اگر تم نے خدمت کی ذمہ داریاں نوع انسانی سے ہمدردی کی ذمہ داریاں ان کے دکھوں کو دور کرنے کی ذمہ داریاں اور قرآن کریم سکھانے کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں تو اپنے جسموں اور ذہنوں کو طاقتور بناؤ تاکہ تم قوی ہو جاؤ۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نہ صرف قوی بنو بلکہ "امین" بنو۔ اس کا تعلق اسی دوسری چیز سے ہے جس کا ذکر آج کے خطبہ جمعہ میں میں نے کیا تھا۔ یعنی قرآن کریم کی تعلیم سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا اور اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو تیار کرنا تاکہ اس پر عمل کریں۔ آمین کے ایک معنی یہ ہیں جس کی تفسیر ایک دوسری آیت میں بھی ہے قرآن کریم اپنی آیات کی تفسیر خود بھی کرتا ہے بلکہ تفسیری معانی میں آیات ایک دوسرے کی ممد اور معاون ہیں۔ اور انسان کے ذہن کو اس طرف متوجہ کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ایک امانت تھی ہم نے آسمانوں کو کہا اسے اٹھالو۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ ہم نے زمین سے کہا اسے اُٹھالو تو زمین نے بھی انکار کر دیا۔ ہم نے پہاڑوں سے کہا تم بلند وبالا پہاڑ میل میل بھر لمبے پتھر تمہارے اندر ہیں جو تمہاری جان ہیں تو تم بڑے مضبوط ہو اس امانت کو اٹھالو تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ تب ہم نے انسان کو کہا کہ تو اس امانت (یعنی ذمہ داری) کو اٹھا اور اس نے اٹھا لیا۔ یہ امانت جو خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو پیش کی اور انہوں نے انکار کیا مطلب یہ کہ انہوں نے کہا کہ خدایا تو نے ہم میں وہ طاقتیں ہی پیدا نہیں کیں جو اس امانت کو اٹھا سکیں۔ وہ امانت کہ زمینوں کو کہا گیا کہ اٹھاؤ تو انہوں نے کہا کہ خدایا ہمارے اندر انہم کی طاقت پیدا کرنے کے مادی سامان تو ہیں لیکن طاقت ہم میں نہیں ہے کہ تیری اس امانت کو ہم برداشت کرسکیں۔ پہاڑوں نے اپنی بلندیوں اور اپنی سختی کے باوجود اور اپنی گرمی اور اپنی سردی کے باوجود کہا خدایا ہمیں تُو نے یہ طاقت نہیں دی لیکن انسان نے کہا اے میرے ربّ تُو نے مجھ میں یہ طاقت رکھی ہے کہ تیری دوسری مخلوق نے جس امانت کو اٹھانے سے انکار کیا میں اس امانت کو اگر میں تیری عطا کردہ طاقتوں کا صحیح استعمال کروں اٹھا سکتا ہوں۔ اس لئے میں اٹھاتا ہوں۔ سو یہ امانت انسان نے اُٹھالی اور یہ امانت جس کے اٹھانے کے لئے

ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر

آئے تاکہ نوعِ انسانی کو درجہ بدرجہ ہزاروں سالوں میں تربیت دے کر اس مقام تک پہنچا دیں کہ جس مقام پر کھڑے ہو کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت یہ کہہ سکے کہ اے خدا تیرا یہ درود اور سلام ان انبیاء پر جن کی مسلسل تربیت کے نتیجہ میں ہمارے آباؤ اجداد نسلاً بعد نسلٍ اس قابل ہوئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری شریعت یعنی اس کامل امانت کو اٹھانے کے قابل ہمیں بنا دیں اور نیز درود اور سلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایک

محسن اعظم کی حیثیت میں

ایک کامل اور حسین نُور لے کر آئے کہ جس کو ہم اپنی طاقتوں اور استعدادوں کی صحیح نشوونما کر کے بشاشت کے ساتھ اور مسکراتے چہروں کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور آپ کی تعلیم کے نتیجہ میں اٹھا سکتے ہیں آپ پر درود ہو اور ہم امت محمدیہ یہ کہنے کے قابل ہوں کہ اے ہمارے ربّ! اس امانت کو ہم کامل طور پر اٹھاتے ہیں تو تم سے جو بھی مطالبہ کرے گا ہم تیری راہ میں اسے پورا کریں گے تب تمہارا نام خدا نے "امین" رکھا۔ اس "امین" کے طفیل جسے دنیا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بھی یاد کیا اور جس کے بلند وارفع مقامات اور نام اور بھی ہیں اور جس کی برکتیں اور فیوض قدسیہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اور اپنی تیزی کے لحاظ سے قیامت تک کے زمانہ کو چھیدتی چلی جارہی ہے اور گھائل کرتی چلی جارہی ہے اور اس نے دنیا کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے وہ امین تھے۔ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے طفیل تم امین ہو۔ اس معنی میں کہ تمہیں خدا آج یہ آواز دے رہا ہے کہ وہ امانت جس کو دوسری مخلوق نے اٹھانے سے انکار کیا تھا اور جس کے قبول کرنے کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے ہزاروں ہزار پیغمبر دنیا کی طرف آئے اور ایک امت محمدیہ اور امت مسلمہ خیر امت پیدا ہوئی۔ یہ امانت ہے جس کو آپ نے اٹھانا ہے اور جس کی ذمہ داریوں کو آپ نے نبھانا ہے۔

یہ وہ امانت ہے جس کی طرف حضرت موسیٰ کو اس وقت میں ایک چھوٹے دائرہ کے اندر

القوی الامین

کہا گیا تھا۔ لیکن تمہارا دائرہ وسیع ہو گیا۔ صرف یہود تمہارے مخاطب نہیں نہ تمہاری کوششوں کے نہ تمہاری توجہ کے نہ تمہاری دعاؤں کے کہ اللہ تعالےٰ اُن کے نفوس سے اُن کے شر کو نکالے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور اُن کے دلوں میں بھر دے اور نہ صرف عیسائی تمہاری اس جدوجہد سے باہر ہیں۔ دنیا کی کونسی قوم اور ملک ہے جو تمہاری اس عظیم جدوجہد سے باہر رہنے والا ہے۔ اتنی بڑی جدوجہد جس قوم کے بچوں نے کرنی ہو اور جس قوم کے بچوں کی ہر نسل کے بعد کس بڑھتی ہوئی کوششوں کے اوقات میں ایک وقت ہیں تو انشاء اللہ جب اپنے عروج کو پہنچ جائیں گے۔ تو کوششوں کی شکلیں بدل جائیں گی۔ لیکن جب تک عروج کا وہ آخری نقطہ ہمیں نہیں ملتا جب تک دُنیا کے گھر گھر پر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا

نہیں لہراتا جب تک توحید کی تعلیم ہر دل میں گھر نہیں کر جاتی اور مسیح کی طرح گڑ نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی اُس وقت تک اِس مہم کی کوشش میں ہر نسل پر پہلی نسل سے زیادہ ذمہ داری پڑ جاتی ہے اور جس طرح پہلے انبیاء نے دوسری امتوں کو درجہ بدرجہ تربیت کرتے ہوئے اُس مقام تک پہنچایا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ذمہ داری و نباہ سکیں اسیطرح آپ نے اپنی تربیت بھی کرنی ہے اور اپنے بعد نسلاً بعد نسلٍ زیادہ سے زیادہ بوجھ اُٹھانے کی تربیت بھی کرتے چلے جانا ہے۔ یہاں تک کہ اسلام اپنے اُس معراج کو پالے جو معراج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو چھونے والا اور اللہ تعالٰے کی برکتوں کو کامل طور پر نوعِ انسانی کے لئے حاصل کرنے والا ہو

پس یہ

دو ذمہ داریاں

ہیں جن کی طرف آپ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ ذمہ داریاں ہیں جن کے لئے ہم آپ کو سائیکل سواری، گھوڑ سواری اور ورزش وغیرہ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ اور مَیں سوچتا ہوں تو میرا دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ مَیں نے یورپ میں، ہر انگلستان میں اُن لوگوں کو کہا کہ مَیں نے بہت سوچا اور بہت غور کیا اور مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالٰے نے ہمیں نوجوان نسل بہت ہی اچھی نسل بہت ہی قربانیاں دینے والی اور جذبہ رکھنے والی نسل دی ہے۔ اور اس واسطے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالٰے ہماری کوشش میں برکت بھی ڈالے گا۔ اور اچھے نتائج بھی نکالے گا۔ کیونکہ جب قوم قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالٰے کے اُن فضلوں کی وارث بنتی ہے جن کا تصور بھی وہ لوگ جن کو خدا کے فضلوں کی پہچان نہیں اپنے ذہنوں میں نہیں لا سکتے۔" اللہ تعالٰے میری اس خواہش اور میری امید اور میرے جائزہ کے مطابق بلکہ اس سے بھی بڑھکر آپ کو اپنا خادم بنائے اور ہر ایک کو اپنی راہ میں قربانیاں دینے کی ہمت دے اور آپ کی قربانیاں قبول فرمائے۔ اور

مقبول قربانیوں کے نتیجہ میں

اور مقبول عبادات کے نتیجہ میں اور مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں جو اَن گنت اور بے شمار برکات آسمانوں سے نازل ہوتی ہیں وہ برکات موسلا دھار بارش سے بھی تیزی کے ساتھ آپ پر، آپ کے خاندانوں پر، آپ کے علاقوں پر، آپ کے گھروں پر، آپ کی نسلوں پر برسیں، اور اللہ تعالٰے کے پیار کی جنتوں میں آپ رہنے والے ہوں اور دوسروں کے لئے نمونہ ہوں اور خدا کی جنتوں کی طرف دوسروں کو بلانے والے ہوں۔ اور اس کوشش میں آپ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب مَیں دعا کروا دیتا ہوں۔ دعا تو ہم ہر وقت کرتے ہیں۔ یہاں بھی میں پہلے دعا کروا دیتا ہوں آج بعد میں کروا رہا ہوں۔ یعنی پہلے تلاوت کے بعد ہی کبھی دعا ہو جاتی ہے لیکن ایک

احمدی اور دُعا

یہ ایک ہی چیز کے دو نام سمجھنے چاہئیں۔ کیونکہ وہ احمدی کیسا جو ہر وقت دعا میں لگا نہیں رہتا۔ ہم تو ہر وقت دعا کرتے ہیں۔ ہماری توجہ خدا کی طرف ہے لیکن دعا کا ایک روایتی طریق ہے۔ اس کے مطابق اب میں دعا کروا دیتا ہوں۔ اللہ تعالٰے آپ کو اس اجتماع سے بھی زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالٰے ربوہ کی پاک فضا سے

پاکیزگی کے حصول کی توفیق

عطا کرے اور اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور آپ کی روحانیت ہر دو میں بہت برکت ڈالے اور اللہ تعالیٰ آپ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم (جو دنیا کے محسن اعظم تھے) کے نقوش پر چل کر ایک محسن وجود بنائے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے اور دنیا کا ذرہ ذرہ اس بات پر گواہ ہو کہ آپ دکھ پہنچانے کیلئے نہیں بلکہ سُکھ پہنچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور دنیا نے آپ سے بہت کچھ لیا۔ آپ نے دنیا سے کچھ نہیں لیا۔ یہ چیز ہے جو کامیاب ہوتی ہے اور انشاء اللہ ہو گی۔

آؤ دُعا کرلیں!

"چشمۂ توحید"

: از افاضات :

حضرت مولینا ابو البرکات غلام رسول صاحب قدسی راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اگر آپ ملک سے مغربی فلسفہ حیات کے زہریلے اثرات کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو احمدیت کے مخصوص علم کلام سے مرصع کتاب "چشمۂ توحید" ضرور پڑھیئے۔ جس کو سلسلہ کے مشہور عالم اور ممتاز بزرگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مطبوعہ غیر مطبوعہ تحریرات سے مرتب کیا گیا ہے اور جس میں اسلامی تعلیمات کو نہایت مدلل طریق سے پیش کرکے ملحدانہ خیالات کی تردید نہایت احسن پیرایہ میں کی گئی ہے

مضامین کا مختصر خاکہ حسب ذیل ہے:-

• مذہب کی ضرورت • مذہب اور عقل • مذہب اور امن • مذہب کا کارنامہ
• اسلام اور اخلاقی فاضلہ • اسلام اور غیر متناہی ترقیات • اسلام اور عالم آخرت
• اسلام کے نقصائل • اسلام کے ثمرات • توحید الٰہی اور مذہب اسلام • توحید کے دلائل • شرک کے نقصانات • توحید کے مدارج • توحید اور مسیحیت • توحید اور ویدک دھرم • دہریت کا رد • درود شریف کی فلاسفی • حصول معرفت کے طریق

: ملنے کا پتہ :

• الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ • قریشی جنرل سٹور گولبازار ربوہ
• افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ • شفاء میڈیکل ہال غلہ منڈی ربوہ

ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور سابقہ روایات کے مطابق امسال بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لے جانے والے مہمانوں کو بسوں اور ٹرینوں پر سوار کرانے کے لئے اڈہ لاریاں لائلپور اور ریلوے اسٹیشن لائلپور پر اپنے کیمپ لگا رہی ہے یہ کیمپ ۲۴۔ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو دوران صبح ۶ بجے سے رات ۱۰ بجے تک جاری رہے گا۔ لائلپور سے سوار ہونے والے احباب اور دوسری جگہوں سے آکر لائلپور سے دوبارہ سوار ہونے والے دوست مجلس کے خدام سے تعاون فرمائیں۔ اور ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

(ملک مبشر احمد ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ لائلپور)

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو یاد رکھیں فہرست ادویہ مفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت جلد ۱۴

سالانہ جلسہ کا ایمان افروز معلوماتی تحفہ ہے

بالتصویر و مجلد ۔ ضخامت ۴۵۰ صفحات ۔ ہدیہ صرف ۱۳ روپے

ادارۃ المصنفین ربوہ

یونانی ادویات فروش کیلئے ضروری اعلان

ہمارا جلسہ سالانہ ایک روحانی اجتماع ہے اس میں دینی فضا کو قائم رکھنا جماعت کا فرض ہے اس موقعہ پر مہمانوں کی سہولت کی خاطر تجارتی اداروں کو خاص اجازت دی جاتی ہے لیکن ایسے امور پر پابندی لگانا ضروری ہے جن کی اشاعت اس اجتماع کی روحانی فضا سے مناسبت نہیں رکھتی اس لئے یونانی ادویات کی

تمام فہرستیں اور اشتہارات کی پبلک میں تقسیم اور اشاعت ایام جلسہ سالانہ کے دوران ممنوع قرار دی گئی ہے لہذا تمام ادویہ فروش اس کی پابندی کریں ۔ البتہ ان کی دوکانوں پر کوئی گاہک دوائی خریدنے آئے تو اسے فہرست دی جا سکتی ہے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

"الفضل" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو وسعت دیں

احمدی وکلاء کا ایک اہم اجلاس

مجلس احمدی وکلاء پاکستان کا ایک اہم اجلاس مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۳ء یعنی جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد از نماز مغرب دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں (بشرط منظوری) زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء صدر مجلس منعقد ہوگا ۔ تمام احمدی وکلاء سے درخواست ہے کہ اس اجلاس میں شرکت فرمائیں ۔ (جزاکم اللہ)

محمد رشید احمد

(سیکرٹری مجلس احمدی وکلاء پاکستان)

احباب سے ضروری گزارش

جلسہ سالانہ کے ایام میں مقامی احباب اپنے مکان سے باہر روشنی کے لئے بلب لگائیں تاکہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو ۔

(ناظم اشاعت جلسہ سالانہ)

خالص ہومیو پیتھک و بائیوکیمک ادویات ہر طاقت میں ۔ گولیاں ٹکیاں ۔ ملک شوگر ۔ ٹنکچرز ۔ شیشیاں اور دلچسپ کتب تھوک و پرچون ہم سے خریدیں!

ادویات

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال ۔ رحمت بازار ۔ ربوہ

سلسلہ احمدیہ کی روایات اور قادیان کی پاکیزہ زندگی کو یاد رکھنے کے لئے

حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ کی

"نغمۂ اکمل"

نظموں کا مجموعہ

قیمت پانچ روپے ۵/-

جیالوں اور بچوں کے پاس ہونا ضروری ہے

جلسہ سالانہ کے موقع پر کتب فروشوں سے دستیاب ہوگا

بدر بک بورڈ ربوہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

نور کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی ۔۔۔ صفائی کیلئے بہترین سرمہ و کاجل

مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون : ۵۳۸

ہوالشافی

اپنے دانتوں کی حفاظت کیجئے

پائیوریا کی تکلیف ہو تو "اینٹی پائیوریا" (۱۰/-) اور اگر کیریز کی تکلیف ہو تو "اینٹی کیریز" (۱۰/-) استعمال کریں ۔

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

گول بازار ۔ ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر گھر کی لازمی ضرورت

اکسیر معدہ

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ ہاضمہ کی بہترین دوا ہے

پیٹ درد ۔ نفخ ۔ اسہال کے لئے بہت مفید ہے

مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون : ۵۳۸

کاجل نور بصر

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے تحفہ نیز چہرہ کی خوبصورتی کیلئے بیوٹی لوشن خریدیں

آپ کے گھر میں

تریاق کبیر کی ایک شیشی ضرور ہونی چاہئے اس کے چند قطرے ۔ ہیضہ پیٹ درد ۔ نزلہ زکام کو فوری دور کرتے ہیں

قیمت ایک روپیہ

• ہمدرد دشنواں • زوجام عشق • دوائی فضل الٰہی
• اکسیر شباب • سرمہ نیلا خاص • شربت خاکسار
• حب جند • حب بنزاد • تریاق کبیر
• حب مروارید عنبری • لبوب کبیر • معجون فلاسفہ

تیار کردہ :

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان واقعہ دارالرحمت غربی ۱۰ مرلے جو کہ چار عدد کمروں پر مشتمل ہے ۔ خواہشمند حضرات

نواب ٹرنک ہاؤس ربوہ (چنیوٹ)

سے رجوع کریں یا منیجر "الفضل" سے بالمشافہ بات کریں

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:

"تریاق سلیمانی معدہ کی خرابی ۔ ہاضمہ اور تبخیر کیلئے بھی مفید ہے گھر میں ملازموں کو بھی دی خود بھی استعمال کر کے دیکھا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ۔"

تیار کردہ :

لئیق احمد دواخانہ ربوہ

ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ

سرمہ خورشید

آنکھوں کی ہیڑیلا امراض ۔ خارش ۔ پانی بہنا ۔ موتیا بند ککرے وغیرہ کیلئے لاجواب تحفہ فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون : ۵۳۸

ہومیو پیتھک و بائیوکیمک ادویات

معیاری اور ٹنکچرز پوٹینسیاں ۶ سے ۲۰۰ ۔ ۱۰۰۰ ۔ 10M اور ایک لاکھ طاقت تک شوگر آف ملک ۔ گولیاں ٹکیاں ۔ خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھی کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازن نرخوں پر دستیاب ہے

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۔ لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس :۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ۔ گول بازار ۔ ربوہ : فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا جاری کردہ دواخانہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز

سنہ ۱۹۱۱ء سے خدمت کرتا چلا آ رہا ہے

• ربوہ • ٹنڈو محمد خاں • گوجرانوالہ